روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
خطبہ نمبر ۴
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
جلد ۳۹/۷۴ منگل ۱۵ رجمادی الثانی ۱۴۰۹ھ ۲۴ صلح ۱۳۶۸ہش ۲۴ جنوری ۱۹۸۹ء نمبر ۲۱

تحریک جدید میں شمولیت کیلئے بشاشتِ ایمان

حضرت فضل عمر نے فرمایا: "جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریکِ جدید نہیں۔ اگر کوئی شخص سالہا سال سے قربانیاں کر رہا ہے۔ گو اسکے اندر بشارت ایمان پیدا نہیں ہوئی تو اسکی روح کو اسکی قربانیوں کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا"
(الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۶۰)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

تحریکِ جدید کے ۵۵ ویں سال کا اعلان

چندے بڑھانے کی بجائے چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافہ کو اوّلیت دی جائے

تحریکِ جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ چکی ہے مگر اس میں اضافے کی ضرورت ہے

خصوصی دعائیں کریں کہ اگلی صدی شروع ہونے سے پہلے تمام اسیرانِ راہِ مولیٰ آزاد ہو جائیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ
فرمودہ ۴ نبوت ۱۳۶۷ہش (۴ نومبر ۱۹۸۸ء) بمقام بیت الفضل لندن

حضور نے فرمایا:

آج نومبر کی ۴ تاریخ ہے۔ اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہر سال تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز ہوتا ہے۔ اس نسبت سے یا تو اکتوبر کے آخری جمعہ میں، یا نومبر کے پہلے جمعہ میں تحریک جدید کے آئندہ سال کا باقاعدہ اور رسمی طور پر اعلان کیا جاتا ہے۔

تحریکِ جدید کے ۵۵ ویں سال کا آغاز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کو قائم ہوئے آج چوّن (۵۴) سال گزر چکے ہیں۔ اور اب ۵۵ ویں سال کے آغاز کا اعلان کیا جائے گا۔

جو چندہ دہندگان پہلے تحریک جدید میں شامل ہوئے انکی فہرست کا نام دفتر اوّل ہے۔ اور آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دفتر اوّل کے بہت سے چندہ دہندگان زندہ موجود ہیں اور اپنے چندے کو باقاعدہ، مسلسل آگے بڑھاتے چلے جا رہے ہیں ان میں سے ایک تعداد ایسی تھی جو فوت ہو گئی اور طبعی بات ہے کہ سال بہ سال اس دفتر میں کمی واقع ہونی تھی۔ لیکن کیونکہ میں نے تحریک کی تھی کہ جہاں تک ممکن ہو دفتر اوّل کے مجاہدین کا نام ہمیشہ زندہ رکھا جائے۔ اسلئے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال اس دفتر کی تعداد میں بھی، ایک دفعہ گرنے کے باوجود، اضافہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ یعنی کُل اصل تعداد میں تو اضافہ ہو نہیں سکتا کیونکہ یہ دفتر تقریباً دس سال کے بعد ان معنوں میں بند کر دیا گیا تھا کہ اب اس دفتر میں مزید کوئی چندہ دہندہ شامل نہیں ہوگا۔ بلکہ جو لوگ اس پاکیزہ مبارک تحریک میں شامل ہونا چاہتے ہیں اب ان کے نام دفتر دوم کی فہرست میں لکھے جائیں گے۔ لہذا دفتر دوم کو قائم ہوتے اب پینتالیسواں (۴۵ واں) سال ہے۔

میں یہ بات اس لیے کھول کر سمجھا رہا ہوں کیونکہ اس کے بعد میں جماعت کو ایک امر کی یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں۔ بہر حال ان پہلے دس سالوں میں جتنے بھی سعید بخت احمدیوں کو توفیق ملی کہ وہ اس تاریخی اور عظیم تحریک میں شامل ہو سکیں، ان کے بعد دوبارہ اس فہرست میں کسی نام کی گنجائش نہیں رہی۔ اور مسلسل وہی فہرست ہے جو آج تک چل رہی ہے۔ اور وہی لوگ ہیں کہ جن میں سے جو زندہ ہیں وہ آج بھی چندہ دے رہے ہیں۔

دفتر اوّل میں حیرت انگیز قربانیاں کرنیوالے

میں نے چند سال پہلے یہ تحریک کی تھی کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کی قربانیاں نہایت حیرت انگیز اور عظیم الشان ہیں۔ باوجود اس کے کہ اُن دنوں روپوں کے لحاظ سے ان کے چندے کی کل مقدار آجکل کے چندے کی مقدار کے مقابل پر کچھ بھی نہیں تھی لیکن جہاں تک خلوص کا تعلق ہے اور تقویٰ کے ساتھ خدا کے حضور کچھ پیش کرنے کا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تعلق ہے اور جہاں تک آمد کے تناسب سے قربانی کا تعلق ہے ان لوگوں نے عظیم الشان قربانیاں دیں جن میں وہ بارادہ بھی شامل ہوئے اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ وہ غیر ارادی طور پر اس عظیم الشان قربانی میں شامل ہوئے اور پھر اس کو نبھاتے چلے گئے۔

قرضے لیکر چندے دیئے

غیر ارادی طور پر اس طرح کہ جب حضرت (فضل عمر۔ ناقل) نے تحریک فرمائی ۱۹۳۴ء میں تو اس وقت بہت سے سننے والوں نے یہ سمجھا کہ یہ تحریک صرف ایک سال کیلئے ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس خیال سے اپنی سالانہ طاقت سے بہت بڑھ کر اس تحریک میں حصہ لے لیا۔ اور یہ خیال کیا کہ کچھ قرض اٹھالیں گے کیونکہ ایسی تحریکات روز روز تو نہیں ہوا کرتیں۔ چنانچہ انہوں نے اس اندازے کے مطابق، کہ زیادہ دیتے ہیں اور باقی قرضے بعد میں پورے کرتے رہیں گے اپنی سالانہ توفیق کے مقابل پر قربانی میں بہت زیادہ حصہ لے لیا۔ کچھ مہینوں کے بعد جب حضرت (فضل عمر۔ ناقل) سے وضاحت کروائی گئی تو ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں کہ جس نے پیچھے قدم ہٹایا ہو۔ ہر ایک نے بلا استثناء یہ عہد کیا کہ میں خدا سے جو ایک دفعہ وعدہ کر چکا ہوں اس سے پیچھے قدم نہیں ہٹاتا۔ ہمارا اپنے رب پر کامل توکل ہے اور وہی ہمیں وعدے پورے کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے گا۔

چنانچہ اس لحاظ سے خدا نے اُن کے توکل کو سچا کر دکھایا۔ وہ نہ صرف یہ کہ پیچھے نہیں ہٹے بلکہ جو ان میں سے فوت ہوئے وہ تادمِ واپسیں، آخر وقت تک کامل وفا کے ساتھ اس عہد کو نبھاتے رہے۔

جماعت کی کمزور مالی حالت

اُن دنوں جماعت کے اقتصادی حالات بہت ہی ناگفتہ بہ تھے۔ اور قادیان کی تو بھاری اکثریت غرباء اور درویشوں پر مشتمل تھی۔ ایسے حالات تھے کہ بعض دفعہ جماعت کو مہینوں، انجمن کے کارکنوں کو مقرر کردہ معمولی گزارے دینے کیلئے پیسے نہیں ملتے تھے۔ اور حضرت (فضل عمر۔ ناقل) قرض اٹھا کر ان کو پیسے دیا کرتے تھے۔ یا بعض دفعہ، کئی کئی مہینے یہ اعلان کیا جاتا تھا کہ آپ حسب توفیق اپنے طور پر قرضے اٹھالیں اور جب جماعت کو توفیق ملے گی تو آپ کو گزارے دے دیئے جائیں گے۔

تو جب اس قربانی کو اُن حالات کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو اسکی عظمت اور بھی زیادہ نمایاں ہو کر دکھائی دینے لگتی ہے۔

پھر اس دفتر کی ایک عظمت ایسی ہے جو دوبارہ کبھی کسی دفتر کو نصیب نہیں ہو سکتی۔ یعنی اس میں (رفقاء۔ ناقل) کی بہت بڑی تعداد شامل تھی۔ اور ان (رفقاء۔ ناقل) میں سے اب گنتی کے صرف چند رہ گئے ہیں جو دفتر اول میں شامل تھے۔

پس اس دفتر نے تو لازماً، رفتہ رفتہ تاریخ کی یادیں بن جانا تھا، اور گزرے ہوئے وقتوں کی کہانی ہو جانا تھا۔ اسلیے میں نے یہ تحریک کی تھی کہ جہاں تک بھی جماعت کو توفیق ہو، کھود کھود کر، کرید کرید کر، ان لوگوں کے متعلق معلوم کریں کہ ان کی اولادیں کہاں ہیں۔ کون ان کے عزیز ہیں جو براہ راست ان کی اولاد نہ بھی ہوں تو اب اُن رفتگان کے کئے ہوئے وعدوں کو دوبارہ از سر نو پیش کریں اور یہ عہد کریں کہ (اللہ نے چاہا تو۔ ناقل) وہ، اور ان کے بعد آنیوالی نسلیں بھی، ان کے وعدوں میں اضافہ کرتی چلی جائیں گی۔ اور اضافے کے ساتھ جماعت کو پیش کرتی چلی جائیں گی۔ اس لحاظ سے یہ دفتر ہمیشہ ہمیش کے لئے زندہ ہو سکتا ہے۔

چنانچہ اس اعلان کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے، جماعت کو کسی حد تک توفیق ملی اور اس دفتر میں ہر سال دوبارہ اضافہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔

لیکن آج جو خاص بات میں آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر وہ سارے کھاتے زندہ نہیں ہوئے تو اس میں جماعت کا کوئی قصور نہیں ہے۔ تحریکِ جدید نے جسکے سپرد یہ کام کیا گیا تھا پوری ہوشمندی سے یہ کام نہیں کیا۔ میں نے دفتر مال کو بار بار نصیحت کی اور سمجھایا کہ اس طریق پر کام کریں لیکن پھر جواب یہی آتا ہے کہ پتہ نہیں لگ رہا۔ کون کہاں ہے۔

چنانچہ میں نے ان سے کہا کہ آپ سے جتنے نام تلاش ہو سکے ہیں ان پر نشان ڈالیں اور ساری کتاب مجھے بھجوائیں اور یہ کام میں خود اپنے ہاتھ میں لیتا ہوں کہ کس طرح ان بزرگوں کو تلاش کیا جائے اور انکی اولادوں کے ساتھ ان کا تعلق قائم کیا جائے۔ چنانچہ ایک دن جب میں نے سرسری نظر سے اس کا جائزہ لینا شروع کیا تو حیرت ہوئی کہ اگر وہ آنکھیں کھول کر محض اپنی یادداشت ہی سے کام لیتے۔ یعنی کلرکوں کے سپرد کام نہ کرتے اور یہ نہ کہتے کہ بس! جماعت کو چٹھی لکھ دو۔ جس جماعت میں کوئی ہے۔ اور پھر دیکھو کیا جواب آتا ہے۔ بلکہ ہوشمندی سے اس فہرست کا مطالعہ کر لیتے تو قادیان کی پروردہ نسل کے ذہن میں بہت سی یادیں محفوظ ہیں اور وہ یادیں باآسانی دوبارہ تازہ ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ جب میں نے کینیا، یوگنڈا اور افریقہ کے دوسرے ممالک پر نظر ڈالی تو بہت سے لوگ مجھے یاد تھے۔ ان کی اولادیں کینیا وغیرہ کو چھوڑ کر اب امریکہ چلی گئی ہیں اور کوئی کینیڈا جا کر آباد ہو گیا ہے۔ کچھ لوگ پاکستان چلے گئے۔ اور اچھے بھلے معروف لوگ ہیں۔

دفتر اوّل کی قربانی کرنے والوں کا صلہ

اسی طرح قادیان میں بہت سے لوگ تھے جو افریقہ جا کر آباد ہو گئے یا افریقہ چھوڑ کر کسی اور ملک میں چلے گئے۔ تو اگر محض ایک سرسری جائزہ بھی لے لیا جاتا اور وہ افسرانِ متعلقہ جن کو قادیان میں پرورش پانے کی سعادت ملی ہوئی ہے وہ اکٹھے بیٹھ کر یا الگ الگ غور کرتے تو ان ناموں میں بھاری تعداد ایسے افراد کی تھی جن کو از سر نو دریافت کر لینا اور اسی طرح ان کی اولادوں کو بھی دریافت کر لینا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ جب میں نے ان افراد کے ناموں پر سرسری نظر ڈالی تو پتہ لگا کہ خدا کے فضل سے ان میں سے اکثر بہت اچھے حال میں ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ جن کا مجھے علم تھا۔ خدا کے فضل سے وہ سارے ہی دنیاوی لحاظ سے، غیر معمولی طور پر خوشحال تھے۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ جماعت کے اولین قربانی کرنیوالوں کی قربانی کا صلہ ہے جو اللہ تعالیٰ ان کو اس طرح بھی دے رہا ہے کہ انکی اولادوں کے اموال میں برکت ڈال رہا ہے۔

اس لحاظ سے تو اُن پر دوہرا فرض عائد ہوتا ہے اور فرض کا سوال نہیں۔ انکو اگر پتہ لگ جاتے کہ کن بزرگوں کی یادوں کو، نیکیوں کو ہم نے زندہ کرنا ہے اور اس رنگ میں ہم دفترِ اول میں شمولیت کا بھی ایک راستہ پا سکتے ہیں تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ فوری طور پر سعادت سمجھتے ہوئے اس تحریک میں شامل نہ ہوں۔ چونکہ چوہدری حمید اللہ صاحب، وکیل اعلیٰ یہاں موجود تھے۔ میں نے خود ان کو یہ معاملہ سمجھا دیا کہ آپ ایک موقعہ اَور لینا چاہتے ہیں یا یہ معاملہ خود میں سنبھال لوں تو انہوں نے کہا کہ مجھے افسوس ہے۔ وکیل اعلیٰ ہونے کے لحاظ سے یہ میری ذمہ داری تھی۔ لیکن میں عہد کرتا ہوں کہ واپس جا کر پوری ہوشمندی کے ساتھ جس حد تک ممکن ہے۔ اس سال کے اندر اندر بظاہر گمشدہ بزرگوں کو دوبارہ دریافت کرنے کی کوشش کریں گے اور جو بقیہ نام رہ جائیں گے وہ ہم آپ کو بھیج دیں گے تاکہ پھر آپ اپنے طور پر جو کوشش کرنی ہے کریں۔ تو اس پہلو سے میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے ایک بہت بھاری تعداد ان میں سے ایسی ہو گی جن کا چندہ دائمی ہو جائیگا۔ اور میں نے تحریک جدید کو یہ بھی کہا تھا کہ جب آپ اس کام سے فارغ ہو جائیں پھر وہ ایسے تمام افراد جن کے متعلق ہم سب کوششوں کے باوجود معلوم نہیں کر سکتے کہ وہ کہاں ہیں۔ ان کے متعلق میں وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ حسب توفیق ان کے چندوں کو زندہ رکھنے اور جب تک خدا تعالیٰ نے زندگی عطا فرمائی، اس وقت تک اس عہد کو نبھانے کی میں کوشش کروں گا۔

تو اس لحاظ سے میں امید رکھتا ہوں کہ سوائے ان چند لوگوں کے جو بعض ابتلاؤں کا شکار ہو گئے اور جماعت سے ہٹ گئے۔ باقی سب کے کھاتے ہمیشہ کے لئے دوام پکڑ جائیں گے اور (اللہ نے چاہا تو۔ ناقل) تا ابد زندہ رہیں گے۔

دفترِ اول کے بعد دفتر دوم کو پینتالیسواں (۴۵ واں) سال ہے اور دفتر سوم کو چوبیسواں (۲۴ واں) سال ہے۔ اور دفتر چہارم کو صرف ۴ سال ہوئے ہیں۔

چندے دینے والوں کی تعداد بڑھائیں

دوسرا خاص قابل توجہ پہلو یہ ہے کہ میں نے جماعت کو نصیحت کی تھی کہ صرف چندے کو بڑھانا ہمارا مقصد نہیں۔ بلکہ چندہ دینے والوں کی تعداد کو بڑھانا اوّلیت رکھتا ہے۔

جہاں تک جماعت کی ضرورتوں کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام بڑھتی ہوئی ضرورتیں خود بخود پوری ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ میں نے اندازہ لگایا ہے کہ ہمارے کام کی توفیق کے ساتھ خدا تعالیٰ خرچ بھی مہیا کرتا چلا جاتا ہے۔ یعنی ضرورت تو یہ ہے کہ ساری دنیا میں ہر جگہ ہم فوری طور پر باقاعدہ (بیوت الذکر۔ ناقل) اور مشن قائم کریں اور (دعوت الی اللہ۔ ناقل) کا کام شروع کریں اور سارے عالم کا کام سنبھال لیں۔ یہ ضرورت تو بہر حال ہمیشہ کے لئے ہے۔ لیکن آپ سوچیں گے کہ یہ ضرورت تو پوری نہیں ہو رہی میں جب کہتا ہوں کہ خدا ضرورتوں کو پورا کرنے کا کفیل ہے۔ اس نے کبھی بھی خالی ہاتھ نہیں چھوڑا تو میری مراد یہ ہے کہ ہماری ضرورتوں کو ہمارے کام کرنے کی توفیق سے ایک نسبت ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپ افراد بڑھائیں اللہ ذرائع خود دیگا

کام کرنے کیلئے جتنے جتنے مخلصین مہیا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ایسی ضرورتیں سامنے آجاتی ہیں جن میں وہ خدمت سرانجام دے سکتے ہیں اور اس کے ساتھ پھر روپے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایسی ساری ضرورتیں خداتعالیٰ کے فضل اور توفیق سے لازماً پوری ہوتی ہیں (امام جماعت۔ ناقل) کبھی بھی خالی ہاتھ ہوکر نہیں بیٹھ سکتا۔ کہ یہ ضرورت سامنے آئی ہے۔ اس کے لئے خدمت گار بھی موجود ہیں لیکن ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ اس لئے میرا کامل ایمان ہے اور میرا تجربہ ہے۔ اس تجربے کی روشنی میں میں سمجھتا ہوں کہ میرا یہ ایمان بالکل درست اور سچا ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے کام کی توفیق بڑھائے۔ خداتعالیٰ اُسے پورا کرنے کے لئے ذرائع ضرور مہیا فرمائے گا۔

لیکن کام کی توفیق بڑھانے کیلئے اخلاص کی توفیق بڑھانی چاہیئے۔ اور مخلصین کی تعداد بڑھانی چاہیئے۔ اس لئے تحریک جدید کا چندہ ہو یا دوسرے چندے ہوں۔ ہمیں زیادہ زور اس بات پر دینا چاہیئے کہ چندہ دہندگان کی تعداد زیادہ سے زیادہ بڑھتی رہے کیونکہ مجھے یقین بھی ہے اور تجربہ بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ جو لوگ خداتعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی میں حصّہ لینا شروع کر دیتے ہیں ان کے ساتھ دو باتیں پیش آتی ہیں۔

ایک تو یہ کہ ان کے اندر خدمت کا جذبہ بھی بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔

دوسرے اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں بھی برکت دیتا ہے اور ان کے رزق میں بھی برکت دیتا ہے۔

تو یہ قطعی اور یقینی چیز ہے۔ اس میں کسی اندازے اور تخمینے کی بات نہیں۔ اسلئے جماعت نے اگر ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں اور کام بہت زیادہ ہیں تو یہی ایک طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مخلصین کی تعداد بڑھا کر پیش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے نتیجے میں کام کی نئی نئی راہیں بھی آپ پر کھولتا چلا جائے گا اور ان راہوں پر چلنے کی توفیق بھی خود عطا فرماتا رہے گا........ حضرت ابراہیمؑ کی ایک دعا ہے .... کہ انہوں نے خدا سے عرض کیا کہ اے خدا، مجھے میری قربان گاہیں دکھا۔ مجھے وہ طریق بتا جس سے میں قربانیاں پیش کروں۔ حقیقی معنوں میں اس کا مفہوم اسی شخص پر ظاہر ہوتا ہے جو قربان گاہوں کی تلاش میں آگے بڑھتا ہے اور پھر معلوم کرتا ہے کہ خدا کی توفیق کے بغیر قربان گاہیں بھی نصیب نہیں ہوا کرتیں۔

دعا کے ذریعے اللہ سے قربان گاہیں طلب کریں

اس نسبت سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو یہ فہم عطا فرمایا ہے جو حقیقی عرفان ہے کہ قربان گاہوں کو بڑھانے کے لئے دعا مانگنے کا مطلب کیا ہے۔ آپ جوں جوں دعا کریں گے اور اخلاص کے ساتھ آپ اس راہ میں قدم آگے بڑھائیں گے، خداتعالیٰ نئے کام آپ کے سامنے پیش کرتا چلا جائے گا۔ اور دعا کے بغیر اُن نئے کاموں کو سرانجام دینے کی توفیق نہیں مل سکتی۔ پس یہ وجہ ہے کہ میں ہمیشہ زور دیتا ہوں کہ چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافہ کریں۔ شروع میں وہ بے شرح سہی۔ خواہ اپنی توفیق کے مقابل پر سوواں (۱۰۰ واں) حصہ بھی ادا کر رہے ہوں۔ لیکن جماعت میں ہر نئے شامل ہونے والے کو یا ہر نئے کمانے والے کو جماعت کے چندوں کے نظام میں شامل کرنا چاہیئے اور اس اصول کے تابع تحریک جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ اگرچہ خدا کے فضل سے ہر سال یہ اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے لیکن جماعت کی تعداد کے مقابل پر ابھی بہت کمی ہے۔ اور یہ کمی زیادہ تر پاکستان کے بعض پرانے اضلاع میں ہے، جہاں جماعتیں بھاری تعداد میں موجود ہیں لیکن تربیت کی کمی رہ گئی ہے۔ اور یہ کمی افریقہ کے ممالک میں ہے اور انڈونیشیا میں بھی کافی کمی ہے باوجودیکہ وہ گذشتہ چند سال سے نسبتاً تیز قدموں سے آگے بڑھ رہے ہیں۔

چندے کے ضمن میں افریقہ کے حالات

جہاں تک افریقہ کے حالات کا تعلق ہے، اُن کی کچھ ایسی مجبوریاں ہیں جس کے پیش نظر ہم اُن کو کچھ دیر کے لئے یہ سہولت دے سکتے ہیں کہ آپ رفتہ رفتہ، کچھ تھوڑا تھوڑا قدم آگے بڑھائیں اور ہمیں آپ سے تیز آگے بڑھنے کی توقع نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ افریقہ بالعموم اس وقت شدید اقتصادی بحران کا شکار ہے۔ اور جہاں جماعتیں بہت کثرت سے ہیں وہاں اس بحران کے نتیجے میں صرف یہ تکلیف دہ بات ہی سامنے نہیں آرہی کہ احمدی انفرادی طور پر غریب ہیں بلکہ انتظامیہ کو افراد سے تعلق قائم کرنے کی راہ میں بے حد دقتیں ہیں۔ یعنی یہاں تو آپ نے چندے کی تحریک کی اور اسی دن ٹیلی فون کے ذریعے ساری جماعت کو مطلع کر دیا۔ وہاں ٹیلی فون کا تو خیر سوال ہی نہیں۔ خط لکھ کر اطلاع دینے میں بھی، بعض دفعہ مہینوں لگ جاتے ہیں۔ اور سفر اختیار کرنا بہت ہی دقت طلب ہے۔ سڑکیں خراب۔ سواریاں ناقابل اعتماد۔ بعض دفعہ پٹرول نہ ہونے کی وجہ سے مسافر بسّیں مہینوں نہیں چلتیں۔ سامان سے لدے ہوئے ٹرک کھڑے رہ جاتے ہیں۔ دشوار گذار راستے جو دن بدن خراب ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ بہت ہی بدحالی کی کیفیت ہے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ ملک کی انتظامیہ مخلص بھی ہے۔ وہ چاہتی بھی ہے کہ ہر آواز پہ لبّیک کہے لیکن رابطے کی مجبوریاں ایسی ہیں کہ وہ پوری طرح آواز ہی نہیں پہنچا سکتیں اور اگر اس کے جواب میں لبّیک کی آواز آئے بھی تو وہ بھی دو تین مہینے کے بعد سنائی دے گی۔ اور ایسے حالات میں انسان طبعاً غفلت کا شکار ہو جاتا ہے اور خصوصاً اگر ملک غریب ہو تو اس غریب ملک میں رابطے کی کمزوری اور بھی زیادہ بد نتائج ظاہر کرتی ہے۔

اہلِ افریقہ کی بہتری کے لئے منصوبے

تو افریقہ میں بسنے والے احمدیوں کی بھاری تعداد ایسی ہے جو تحریک جدید کے اس نظام میں شامل نہیں ہو سکی۔ اور اگر ان کو کہا بھی جائے تو نرمی سے کہنا پڑتا ہے کیونکہ ان میں بعض تو ایسے ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں جو عام چندہ بھی نہیں دے سکتے گویا یہ کہ اُن سے طوعی چندے وصول کئے جائیں۔ تو ہم پوری کوشش تو کر رہے ہیں کہ ان کی اقتصادی بہتری کے لئے بھی کوئی پروگرام جاری کریں اور یہاں انگلستان میں، چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں کی صدارت میں ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے جو افریقہ کو اقتصادی لحاظ سے اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے تجاویز پر غور کرتی ہے۔ اور میں نے ان سے کہا ہے کہ ان تجاویز پر عمل درآمد کرانا بھی آپ ہی کی ذمہ داری ہے۔ اس میں کچھ تجربہ کار بینکرز اور تاجر لوگ وغیرہ شامل ہیں اور یہ وسیع مشوروں کے بعد بعض اقدامات تجویز کرتے ہیں۔ لیکن یہ چیزیں ایسی ہیں جو بہت لمبا وقت چاہتی ہیں۔ مثلاً یہ بہت سے ایسے سوالات تیار کرکے افریقہ میں بھیجتے ہیں جن کا جواب آنے ہی میں مہینوں لگ جاتے ہیں۔ وہی کمزوری ہے جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ پھر بعض دوسری جماعتیں بھی ان کے سوالات کے جوابات وقت پر نہیں دیتیں۔ اور یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جن کے نتیجے میں ہماری رفتار پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

مرکز کی چٹھیوں کے بارے میں ہدایت

ضمناً میں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ جب مرکز سے چٹھیاں جائیں تو اس سے قطع نظر کہ وہ میرے دستخط سے گئی ہیں یا وہ میرے علاوہ کسی اور خادم سلسلہ کے دستخطوں سے گئی ہیں، ان کا فوری جواب دینا چاہیئے کیونکہ فوری جواب دینے میں روح یہ ہے کہ ہم خداتعالیٰ کی طرف سے آنے والے پیغام کا جواب دے رہے ہیں۔ وہ پیغام دینے والا خواہ معمولی کپڑوں میں ملبوس ڈاکیہ ہو یا رجسٹرڈ خط پہنچانے والا کلرک ہو۔ اس کو تو آپ نہیں دیکھا کرتے۔ آپ یہ دیکھتے ہیں کہ خط اصل میں کس کی طرف سے آیا ہے۔ پیغام اصل میں کس کا ہے۔

دینی الٰہی جماعتوں میں سب پیغام خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ جو پیغام پہنچانے والا ہے اُس کی کوئی حیثیت نہیں ہوا کرتی۔ نہ میری کوئی حیثیت ہے نہ دوسرے کارکنان کی کوئی حیثیت ہے۔ پیغام میں برکت بھی اُسی وقت پڑے گی جب آپ سامنے نظر آنے والے شخص کی بجائے اُس کے پیچھے کھڑی ہونے والی طاقت پر نظر رکھیں گے۔ اور پیغام کو اس احترام کے ساتھ دیکھا کریں گے کہ یہ دراصل اللہ کے لئے ہے اور اللہ ہی کی طرف سے ہے اور نیک کاموں پر مشتمل اس پیغام کی بنیاد قرآن کریم، کلام الٰہی میں ہے۔

اصل قبلہ تو خداتعالیٰ کی ذات ہے

جب آپ اس پر اس پہلو سے نظر ڈالیں گے تو آپ کے اندر غیر معمولی مستعدی پیدا ہو جائے گی۔ کیونکہ دنیا میں تو اس کا بہت فرق پڑتا ہے۔ ہمارے دفتر کے بعض افسران کارکنان سے اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے اتنی چٹھیاں لکھیں کوئی جواب نہیں آیا۔ جب میں اپنے دستخط سے چٹھی بھیجتا ہوں تو فوراً جواب آتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اثر پڑتا ہے لیکن ان کی نظر مجھ تک آکر ٹھہر گئی ہے۔ حالانکہ اتنی سی بات تو غالب کو بھی سمجھ آگئی تھی کہ ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ع ہے پرے سرحدِ ادراک سے اپنا مسجود
قبلے کو اہلِ نظر قبلہ نما کہتے ہیں

کہ ہمارا معبود و مسجود تصوّرات کی حدوں سے بھی بہت پرے ہے۔ جو اہلِ بصیرت لوگ ہیں، جو معاملات کا عرفان رکھنے والے ہیں وہ قبلہ کو قبلہ نما کہا کرتے ہیں۔ اور جو کم نظر لوگ ہیں وہ قبلہ نما کو قبلہ سمجھتے ہیں۔ 'قبلہ نما' کاغذ یا کسی اور ہلکے مادے کی بنی ہوئی پرندہ نما چیز ہوتی ہے جو ہوا کا رُخ بتایا کرتی ہے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ سورج کے تعلق کو قائم کرکے اس کا رُخ قبلہ کی طرف معیّن کر دیا جائے تو وہ چیز درحقیقت اُس وقت قبلہ نما کہلاتی ہے۔ وہی چیز جو لوگ ہوا کا رُخ ماپنے کے لئے دیکھتے ہیں۔ اگر اس کو باقاعدہ اندازہ لگا کر قبلہ کی طرف رُخ کرکے فکس (FIX) کر دیا جائے۔ تو وہ اُس وقت صحیح معنوں میں قبلہ نما بنتا ہے۔

تو غالب کے نزدیک قبلہ نما وہ نہیں ہے۔ قبلہ نما تو قبلہ ہے۔ کیونکہ قبلہ سے ہمیں خدا دکھائی دیتا ہے اور قبلہ نما اپنی ذات میں مقصود نہیں ہے۔

پس دنیا میں خدمت دین کرنے والے قبلہ نہیں ہیں۔ وہ قبلہ نما ہیں۔

جب آپ اس پہلو پر نظر رکھتے ہیں تو ہر قبلہ نما ایک ہی جیسا ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ جو کچھ وہ کہتا ہے اگر اس کا انحصار قرآن کریم پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک پر ہے تو بات اسی طرح مانی جائے گی جس طرح کوئی اور شخص اُس بات کو کہے۔ دراصل یہی وہ عرفان کا نقطہ ہے (اللہ تعالیٰ ۔ ناقل) ہمیں ان الفاظ میں سمجھاتا ہے کہ .... (حضور نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا ذکر فرمایا تمام رسول برابر ہیں اور یہ بھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں) اس میں جو مضمون بیان فرمایا گیا ہے وہ قبلہ نما ہی کا مضمون ہے۔ یہ مطلع کیا گیا ہے کہ پیغمبر ادنیٰ ہو یا اعلیٰ ہو۔ افضل ہو یا کمتر ہو۔ جب وہ خدا کے نام پر آواز بلند کرتا ہے تو (ایمان لانے والے ۔ ناقل) کے دل سے اس کے سوا کوئی آواز نہیں اٹھتی کہ (ہم رسولوں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔ ناقل) کیونکہ خدا کے رسول کا پیغام ہے۔ خواہ رسول کیسی ہی حیثیت کا ہے۔ ہم اس آواز میں قطعاً کوئی فرق نہیں کریں گے۔ ہر آواز پر لبیک کہیں گے۔

تو مجھے آپ کو ضمناً یہ بھی سمجھانے کی ضرورت پیش آئی۔ کیونکہ میں نے محسوس کیا ہے کہ رفتہ رفتہ یہ رجحان بڑھ رہا ہے۔ میں اس کو دباتا ہوں۔ یہ پھر دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔ کہ (امام جماعت ۔ ناقل) کی طرف سے آواز اٹھنے کے بعد، جو خدا کی طرف سے، یعنی کلام الٰہی پر مبنی ہوا کرتی ہے اور فرمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی ہوا کرتی ہے۔ اور اُن کے دائرہ اختیار کے اندر رہتی ہے۔ اس آواز کو سارے آگے پہنچانے والے، اسی طرح سلوک کے مستحق ہیں جس طرح وہ شخص جس نے آپ کے لئے اُس آواز کا آغاز کیا ہے۔ اور اس میں آپکو کوئی تفریق نہیں کرنی چاہیئے

نئے سال کا اہم پیغام

آج کے نئے سال کے لئے میرا دوسرا پیغام یہ ہے کہ چندہ دہندگان کی تعداد بڑھانے کی طرف مزید توجہ کریں اس پہلو سے یہ خبر خوشی کی ہے کہ ختم ہونے والے سال میں، تحریک جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ چکی ہے۔ اس وقت میں معیّن طور پر نہیں کہہ سکتا کہ یہ تعداد کتنی بڑھی ہے کیونکہ ایک لاکھ پانچ ہزار (۱,۰۵,۰۰۰) کی تعداد جو میرے سامنے ہے اس میں بہت سے ممالک کی تعداد شامل نہیں ہے۔ آج صبح تک جتنی بھی اطلاعات ملیں، یہ تعداد ان سب کا مجموعہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے اس وقت تک اس تعداد میں پندرہ ۱۵٪ بیس ۲۰٪ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافے کی گنجائش ہے

تو اس کی مزید تعداد بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اور گنجائش بہت ہے۔ اور گنجائش کا تو یہ حال ہے کہ بعض ضلعوں کے ضلعے، جنہیں میں ذاتی طور پر جانتا ہوں، وہاں بار بار جانے اور گاؤں گاؤں جانے کا موقعہ ملا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض جگہ گاؤں کے گاؤں احمدی ہیں اور ایک ایک گاؤں میں ہزار ہا احمدی ہیں لیکن ان سارے اضلاع سے چندہ دہندگان کی تعداد چند ہزار تک آکے ٹھہر جاتی ہے۔ تو ابھی بے انتہا گنجائش موجود ہے۔ اس لئے اگر جماعتیں اس پہلو سے پھر کوشش کریں تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا کے فضل سے ہماری تعداد اس سال کافی بڑھ سکتی ہے۔

(حضور پُرنور نے گذشتہ سال کا سالِ حاضرہ کی وصولیوں سے مقابلہ بیان فرمایا)

لیکن جن جماعتوں کی رپورٹیں آئی ہیں میں نے ان پر تفصیل سے نظر ڈالی ہے۔ اُن میں بھی ابھی کمی باقی ہے۔ اور بعض جماعتیں جن سے توقع تھی کہ وہ بہرحال اپنا وعدہ پورا کریں گی، مثلاً انگلستان کی جماعت، امریکہ کی جماعت۔ ان جماعتوں میں بھی ابھی کمی ہے تو ان کے لئے آج پیغام یہ ہے کہ اپنی گذشتہ کمی کو بھی پورا کرنے کی کوشش کریں۔ معلوم ہوتا ہے کہ تحریک جدید کا نظام چلانے والوں سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے یا کوئی اور ایسی وجہ پیدا ہوئی ہے کہ جماعت بحیثیت جماعت اس طرف توجہ نہیں دے سکی۔ یاد رکھیں کہ جو وعدے کئے جاتے ہیں اُن کو پورا کرنا ایک اخلاقی ذمہ داری ہے اور جہاں تک مذہب کا تعلق ہے یہ عام اخلاقی ذمہ داری سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور جہاں تک خدا سے کئے جانے والے وعدوں کا تعلق ہے اس میں اور بھی زیادہ تقدس پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے سوچ کر وعدے کیا کریں۔ ایک اندازہ لگا کر وعدہ کیا کریں۔ اور پھر دعا کے ذریعے خدا تعالیٰ سے توفیق مانگتے رہا کریں کہ آپ نے جو وعدہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ کم سے کم اسے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اگر آپ یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس وعدے کو بڑھا کر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تو یہ بھی کوئی تعجب کی بات نہیں کہ دعا آپ کے حق میں قبول ہو۔ اپنے ارادے بلند رکھیں تاکہ کم سے کم جو وعدے پورے کرنے کا معیار ہے اس سے پیچھے تو نہ رہ سکیں۔

بڑی بڑی جماعتوں کا تذکرہ

میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر توجہ دلائی جائے تو آسانی کے ساتھ یہ وعدے بھی پورے ہو سکتے ہیں۔ جن بڑی بڑی جماعتوں نے (اللہ کے فضل سے۔ ناقل) قربانی میں بڑا نمایاں حصہ لیا ہے (حضور نے اس کے بعد مختلف جماعتوں کی طرف سے وصول شدہ چندہ کا ذکر فرمایا۔ ناقل) تو مغربی دنیا کی یہ چار بڑی جماعتیں (جرمنی۔ انگلستان۔ امریکہ کینیڈا۔ ناقل) ہیں جنہوں نے اللہ کے فضل سے تحریک جدید کا زیادہ تر بوجھ اٹھایا ہوا ہے اور بڑی ہمّت سے قدم آگے بڑھانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ کینیڈا وعدوں کے لحاظ سے چوتھے نمبر پر ہونے کے باوجود وصولی میں نمبر ایک ہے۔ لیکن نسبتاً چھوٹے ممالک میں نمایاں طور پر آگے قدم بڑھانے والوں میں ڈنمارک اور ناروے ہیں۔ انہوں نے اپنی توفیق کے مطابق وعدے بھی بڑھائے اور وصولی سو فیصد سے زیادہ کی ہے۔ یہاں وصولی بڑھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سارا سال، باہر سے آکر لوگ جماعت میں شامل ہوتے رہے ہیں اور نئے وعدوں میں اضافہ ہوتا رہا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت نے بڑی مستعدی سے اس بات پر نظر رکھی ہے کہ جہاں جماعت میں کوئی اضافہ ہوا ہے وہاں انہوں نے نئے آنے والوں کے ساتھ رابطہ کرکے، انہیں جماعت کے چندوں کے نظام میں بھی شامل کیا ہے۔ بہرحال یہ ان دونوں جماعتوں کا اعزاز ہے۔

ساؤتھ افریقہ (SOUTH AFRICA) کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز ہے کہ وہاں بھی وعدوں سے زیادہ وصولی ہوئی۔

ایران کو بھی یہ اعزاز ہے لیکن وہ ایک پہلو سے ان سب پر فوقیت لے جاتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ وہاں پچھلے چند سالوں سے حالات بہت ہی زیادہ مخدوش تھے اور گزشتہ سال تو جب شہروں پر بمباری ہونی شروع ہوئی، اس قدر افراتفری کا عالم تھا کہ بہت سے ایرانی بھی وہ شہر چھوڑ گئے اور دیہاتوں میں منتقل ہو گئے اور بہت سے، باہر سے آکر بسنے والے احمدی ایران ہی چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ اس وجہ سے ان کے سیکرٹری مال صاحب کو بہت تشویش تھی کہ یہ نہ ہو کہ وہ وعدہ بھی پورا نہ کر سکیں۔ لیکن خدا کے فضل سے وہ ہمت والے ہیں۔ دعا بھی کرتے رہے دعاؤں کی یاددہانی بھی کراتے رہے۔ اور محنت بھی بہت کی ......

بحالیٔ کھاتہ جات کا نظام

بحالیٔ کھاتہ جات میں ان باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کی روشنی میں نسبت کے لحاظ سے خاص طور پر جو کام ہوا ہے، پاکستان میں ۲۳۴ کھاتے بحال کئے گئے ہیں اور بیرونی دنیا میں صرف کینیڈا کو یہ اعزاز ہے کہ انہوں نے کھاتے بحال کرنے کی طرف توجہ کی اور ۲۵ کھاتے بحال کئے۔ اس ضمن میں ایک تو یہ طریق ہے کہ جو اطلاع آپکو مرکز سے ملتی ہے کہ ان ان ناموں کو تلاش کریں۔ اس پر غور کریں۔ نسبتاً معمر لوگوں پر مشتمل ایک کمیٹی بٹھائی جائے جو کچھ نہ کچھ پرانے لوگوں کو جانتے ہوں اور مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ اگر جماعتیں ایک سرکلر جاری کریں اور تمام خاندانوں کو مطلع کر دیا جائے کہ آپ کے خاندانوں میں کچھ ایسے بزرگ ضرور ہوں گے جن کے متعلق سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ وہ تحریک جدید

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کے ممبر نہیں تھے۔ تو اگر آپ کو ان کے بارے میں پتہ کرنے کی خواہش ہے تو ان بزرگوں کے نام، پتے، وہ کہاں کہاں رہے ہیں وغیرہ معلومات مہیا کریں۔ مثلاً بعض دفعہ ایسا ہوا ہے کہ وہ کچھ دیر یوگنڈا رہے پھر کینیا چلے گئے پھر کسی اور ملک روانہ ہو گئے، انگلستان آ گئے یا پاکستان چلے گئے۔ مختلف ممالک میں پھرنے والے لوگ ہوتے ہیں اور ان کے پتہ جات (ADDRESSES) جو آخری کتاب میں موجود ہیں، ہمیں پتہ نہیں کہ وہ کس وقت کے ہیں۔ بعض ایسے نکلے ہیں جو آغاز میں قادیان میں چندہ دینے والے تھے اور ان کا قادیان ہی کا پتہ رہا ہے۔ حالانکہ وہ اس عرصے میں تنقلِ مکانی کرتے ہوئے کئی ملک تبدیل کر چکے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جن کا پتہ ہی بعد کا ہے یعنی کسی نے کسی وقت ٹھیک کرا دیا ہوگا تو وہ بعد کا پتہ درج ہو گیا۔ تو اگر اس پہلو سے ان سے یہ درخواست کی جائے یا بار بار عام اعلان کیا جائے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے خاندان کے بزرگوں کے نام اس دفتر اوّل کی نسبت سے ہمیشہ کے لئے زندہ رہیں تو آپ ہمیں بتائیں کہ وہ بزرگ کہاں کہاں رہے؟ کیا کیا کرتے تھے؟ کس کس جگہ گئے۔ پھر یہ کام آسان ہو جائے گا۔ جہاں جہاں وہ گئے ہیں، وہاں کی فہرست میں ان کے نام تلاش کریں۔ ... وہ آپ کو کہیں نہ کہیں نظر آ جائیں گے۔ اگر آپ پوری کوشش کریں تو ایک سال کے اندر اندر بہت بڑا کام ہو سکتا ہے

معاونین خصوصی کا کامیاب سلسلہ

ایک تحریک خصوصی معاونین کی چلائی گئی تھی۔ اس تحریک کے نتیجے میں پاکستان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے کل وعدوں میں بہت اضافہ ہوا ہے اور ۳۹۳۳ احباب اس تحریک میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ وہ ٹارگٹ مقرر کر دیتے ہیں کہ اگر آپ ایک ہزار روپیہ دینا چاہتے ہیں تو آپ معاونین خصوصی کی پہلی فہرست میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کا انعام تو خدا ہی نے دینا ہے مگر ایک ٹارگٹ مقرر کرنے سے انسان کے اندر تحریک پیدا ہو جاتی ہے کہ چند قدم اور بڑھا کر کیوں نہ میں ایک ہزار روپیہ والوں میں شامل ہو جاؤں! جو پندرہ سو روپے پر ٹھہرے ہوئے ہیں ان کو بتایا جاتا ہے کہ اگلا قدم دو ہزار روپے کا ہے۔ اس فہرست میں آ جائیں۔ تو اس طرح انہوں نے رفتہ رفتہ کچھ قدموں میں فہرستیں بنا رکھی ہیں کہ اتنے قدموں پہ آ کہ آپ فلاں منزل پر چلے جائیں گے۔

اگر اس طرح کا نظام باہر کے ملکوں میں بھی فائدہ مند ہو سکتا ہے تو اس سے استفادہ کرنا چاہیئے۔

چندہ دہندگان کے اعتبار سے ممالک کی ترتیب

پاکستان سے باہر جہاں تک چندہ دہندگان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان دوسرے نمبر پہ ہے حالانکہ تعداد کے لحاظ سے ہندوستان دوسرے ممالک سے بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ جو پرانی قربانی کی جاگ تھی، قربانی کے مزے کی عادت تھی۔ وہ اللہ کے فضل سے ابھی تک اسی طرح چل رہی ہے۔ پھر اس کے بعد انڈونیشیا کا نمبر ہے۔ افریقی ممالک کے متعلق میں آپ کو بتا چکا ہوں۔ کہ ان کا اس وقت جو حال ہے اس پہ ان کو تحریک کرنے کے لئے بھی پوری طرح شرح صدر نہیں ہوتا کہ اس پہ زیادہ محنت کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں گے تو قربانی میں کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ کیونکہ میں نے وہاں جو جائزے لئے ہیں کوئی افریقن جماعت ایسی نہیں جو اخلاص میں کسی دوسری جماعت سے پیچھے ہو۔ قربانی کا بڑا جذبہ رکھتے ہیں لیکن اس وقت مجبوریاں در پیش ہیں۔

بہر حال انڈونیشیا کے بعد جرمنی ہے پھر برطانیہ، پھر امریکہ، پھر کینیڈا ہے۔ اس طرح تدریجاً تعداد کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جو تعداد میرے سامنے ہے اس وقت اُسے پڑھنے کا وقت نہیں مگر تعداد کو دیکھ کر مجھے اندازہ ہے کہ جو ممالک پیش پیش ہیں اُن میں بھی ابھی بہت گنجائش موجود ہے۔ یعنی بعض جگہ تیسرا یا چوتھا حصہ شامل ہے۔ بعض جگہ ایک فیصد شامل ہے اور بعض جگہ اس سے کم۔ تو گنجائش بہت ہے اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمیں اس کی توفیق ملے۔ کسی چندے کا بھی آپ عادی بنا دیں پھر دیکھیں کہ خدا کے فضل سے وہ شخص کس طرح تیزی سے مالی قربانی میں بھی اور وقت کی قربانی میں بھی پہلے کی نسبت زیادہ ترقی کرتا ہے۔

اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

آخری بات تحریک جدید کے سال سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے دعا کی درخواست کرنی ہے۔ یہ جمعہ میں نے خصوصیت سے اسیرانِ راہِ مولیٰ کی یادوں میں محو ہو کر، اُن کے لئے دعا کرنے کے دن کے طور پر تجویز کیا تھا۔ ویسے تو کوئی دن ایسا نہیں گزرنا چاہیئے کہ اپنے مظلوم بھائیوں کے لئے دل سے بار بار کثرت سے دعا نہ اٹھتی ہو لیکن جب ایک دن منایا جائے تو پھر ساری دنیا کی اجتماعی جماعتیں اس دن خصوصیت کے ساتھ ایک مقصود کے اوپر مرکوز ہو جاتی ہیں اور پھر اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی غیر معمولی جلوے دکھاتی ہے۔ کل روزے کا دن تھا اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ جماعتِ انگلستان کے مرد و زن اور بچوں نے بھی کثرت کے ساتھ روزے رکھے اور آج دعا کا دن بھی ہے اور اس کے ساتھ کوششوں کا دن بھی، جو جمعہ تک نہیں بلکہ ہفتہ اتوار کو بھی جاری رہیں گی۔ اس عرصے میں، میں جس طرح ہدایات دے چکا ہوں، ان کی روشنی میں، آپ اپنے کام کو منظم کریں اور ساری دنیا میں ان کی مظلومیت کا احساس بیدار کرنے کے لئے مستعد ہو جائیں اور پہلے جو جو کام کر کے تھک گئے یا سو گئے۔ دوبارہ از سر نو ان کو اٹھائیں اور نئے جذبے اور جوش کے ساتھ اُن سارے کاموں کو ساری ترکیبوں کو دھرائیں اور دوبارہ ان پر عمل شروع کریں جن پر آپ شروع سے اب تک مختلف وقتوں میں کرتے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ قربانی کی جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں، ہم وہ ادا کرنے والے ہوں اور اس پہلو سے خدا کی نظر میں بے حس اور مجرم نہ ٹھہریں کیونکہ جو آسانی کے دن بسر کرنے والے لوگ ہیں اگر وہ مشکل میں بسنے والے ساتھیوں کی فکر نہیں کرتے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ خدا کے حضور مجرم ٹھہرتے ہیں۔

اس لئے بہت ہی گہری ذمہ داری ہے اسے ہمیں بڑے خلوص اور بڑی محبت کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔ اور خدا سے توفیق مانگتے ہوئے ادا کرنا چاہیئے اور آج کے بعد خاص طور پہ ان دعاؤں پہ زور دیں کہ اگلی صدی کا دن نہ چڑھے کہ یہ لوگ ابھی قید کی حالت میں ہوں۔ اور اس سے پہلے یہ لوگ آزاد ہوں اور ہمارے ساتھ نئی صدی کے جشن میں ہر طرح سے شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی دعاؤں اور قربانیوں کے ذریعے خدا کی رحمت کو اس طرح موہ لیں کہ وہ ہر طرف، ہر احمدی مظلوم پر برسنے لگے اور ہم اگلی صدی میں واقعۃً ایک جشن کے موڈ کے ساتھ داخل ہوں۔ یہ نہ ہو کہ دل کے کچھ حصے دکھ رہے ہوں اور ہم خوشیاں منا رہے ہوں (خدا کرے ایسا ہی ہو۔)

(مطبوعہ النصر لندن ۲ر دسمبر ۱۹۸۸ء شمارہ ۴۲ ص ۵ تا ۱۶)

بچوں کو عیب سے بچانے کیلئے والدین خود احتیاط سے کام لیں

"سب سے پہلی بات جو بچے کی تربیت کے واسطے ماں باپ کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ بچے کے ذہن میں کسی بدی کی نسبت یہ خیال نہ پیدا ہونے دیں کہ اس کی کوئی اہمیت نہیں تا وہ اس بدی کو حقیر نہ سمجھنے لگ جائے۔ بہت سے ماں باپ ہیں جو دل سے چاہتے ہیں کہ بدی کا اثر ان کے بچوں پر نہ ہو لیکن وہ نمونہ ایسا ان کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ بچوں کی نگاہ میں وہ بدی حقیر ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے بدی کا خیال ان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے مثلاً عام طور پر ماں باپ یہ چاہتے ہیں کہ بچہ جھوٹ نہ بولے لیکن خود اس کے سامنے جھوٹ بول لیتے ہیں... پہلی غلطی اولاد کی تربیت میں جو والدین سے سرزد ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ گو وہ دل سے چاہتے ہیں کہ اپنے بچوں کو نقص اور عیب سے بچائیں مگر خود پوری پوری احتیاط نہیں کرتے۔"

(ارشاد حضرت فضل عمر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خبریں

•۔ وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان نے آج سینٹ میں تحریک التوا پر بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان لیبیا کی حمایت سے کبھی دستبردار نہیں ہوگا انہوں نے کہا کہ ۲ جنوری کو لیبیا کے جو طیارے گرائے گئے ہیں ان پر پاکستان کو لیبیا سے ہمدردی ہے۔

•۔ وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی سید فیصل صالح حیات نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ بلدیاتی انتخابات جماعتی بنیادوں پر ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں پالیسی بنائی جارہی ہے

•۔ وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو ۱۱ سے ۱۴ فروری تک چین کا دورہ کریں گی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ ابھی تک ان تاریخوں کو حتمی شکل تو نہیں دی گئی لیکن اندازہ یہی ہے کہ دورہ انہی تاریخوں میں ہوگا۔

•۔ امریکہ کے صدر جارج بش نے کہا ہے کہ اگر آیت اللہ خمینی لبنان میں امریکی یرغمالیوں کی رہائی میں مدد دیں تو دونوں ملکوں میں سفارتی تعلقات بحال ہو سکتے ہیں۔

•۔ ترکی اس سال ۶ لاکھ رنگین ٹیلیویژن سیٹ یورپ کو برآمد کرے گا۔ اس سلسلے میں معاہدے پر دستخط ہو چکے ہیں پچھلے سال ترکی نے ۲ لاکھ ۵۰ ہزار ٹی وی سیٹ برآمد کئے تھے۔

•۔ سکھر جیل کے سابق سپرنٹنڈنٹ مسٹر غلام محمد وسایو کو جنہیں ۱۹۸۶ء میں جیل توڑنے کے واقعے کے بعد معطل کر دیا گیا تھا۔ بحال کر دیا گیا ہے۔

•۔ اردو اور پنجابی کے معروف شاعر جناب شیر افضل جعفری گزشتہ روز جھنگ میں انتقال کر گئے۔ انکی عمر ۸۰ برس تھی شیر افضل جعفری کا شمار برصغیر کے ممتاز شعراء میں ہوتا تھا۔ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے انکے آخری سفر میں شرکت کی۔

موصوف نے جھنگ کے نامور فرزند پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارے میں کئی خوبصورت نظمیں لکھی تھیں۔

•۔ چین اور بنگلہ دیش میں تنظیم آزادی فلسطین کے دفتر کو سفارتخانے کا درجہ دیدیا گیا ہے۔

•۔ مغربی جرمنی اور برطانیہ نے اپنے تمام سفارتی عملہ کو کابل سے واپس بلالیا ہے۔ امریکہ بھی افغانستان سے اپنے سفارت کار واپس بلانے پر غور کر رہا ہے یہ سفارت کار روسی فوجوں کی واپسی کے بعد پیدا ہونیوالی صورتِ حال کے خوف سے افغانستان چھوڑ رہے ہیں۔

• امریکی صدر جارج بش نے کہا ہے کہ وہ امریکہ کے سابق صدر آئزن ہاور اور پاکستان کے سابق وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو سے سیاسی شخصیتوں میں سے سب سے زیادہ متاثر ہیں۔

• پاکستان نے ہالینڈ کو ایک کے مقابلے میں دو گول سے ہرا کر نئی دہلی میں ہونے والا اندرا گاندھی گولڈ کپ ہاکی ٹورنامنٹ جیت لیا ہے۔

• بھارت کے صوبہ تامل ناڈو میں انتخابات کے نتیجہ میں بھارت کی حکمران کانگرس پارٹی بری طرح ہار گئی۔

• ۱۹۹۰ء کے ورلڈ کپ فٹبال ٹورنامنٹ کے لئے ٹکٹوں کی فروخت آئندہ ماہ شروع ہو جائے گی۔

• آسٹریلین اوپن ٹینس چیمپئن شپ میں معروف کھلاڑی بورس بیکر اور مارٹینا چوتھے راؤنڈ میں پہنچ گئے ہیں۔

• بھارت کی انڈر ۱۹ کرکٹ ٹیم لاہور پہنچ گئی ہے۔

مطالعہ کتب حضرت اقدس

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے منظوم کلام میں فرمایا۔کہ

ے وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

حضرت اقدس بانی سلسلہ کا یہ منظوم کلام ہر احمدی کو پابند کرتا ہے کہ نہ صرف وہ خود ان روحانی خزائن سے اپنے دل و دماغ اور روح کو معرفت کے بلند مقام تک پہنچائیں بلکہ اپنے اردگرد کے ماحول میں اس نور کو پھیلائیں تاکہ وہ بنی نوع انسان کی راہنمائی کا فریضہ ادا کرنے والے بنیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی زندگیوں کو ان روحانی خزائن کی انوار و برکات سے فیض یاب کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔

الفضل کی توسیع اشاعت
میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے
(مینجر)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

درخواست دعا

مکرم عبدالجبار خان صاحب کے بیٹے شہباز احمد خان کے پیٹ میں یکدم شدید تکلیف ہوئی اسے علاج کی غرض سے لاہور لے جایا گیا ہے احباب سے عزیز موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(سید مبشر حسین خوشنویس)

ایک بشارت

ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے اندر پاک تبدیلی کرتے ہیں اور اس تبدیلی کی وجہ سے ان کے قلب گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہو جاتے ہیں۔ شیطان کی حکومت کا استیصال ہو کر اللہ تعالیٰ کا عرش ان کے دل پر ہوتا ہے پھر وہ روح القدس سے قوت پاتے اور خدا تعالیٰ سے فیض پاتے ہیں۔ تم لوگوں کو بشارت دیتا ہوں کہ تم میں جو اپنے اندر تبدیلی کرے گا وہ ابدال ہے۔

(حضرت اقدس)

افریقہ کی اہمیت

افریقہ کی اہمیت سے اب کون انکار کر سکتا ہے لیکن اس سے بھی کسی کو انکار ممکن نہیں کہ ابھی وہاں کے باشندوں کو ہر قسم کی مدد کی ضرورت ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ نے افریقہ کو مدد کے لئے ساری احمدیہ جماعت کو دعوت دی ہے کہ جن کے پاس جو چیز بھی ہے وہ افریقی بھائیوں کو سکھائے۔ وقف عارضی پر جا کر یا ویسے ہی اپنے آپ کو وقف کر کے۔

کیا اس سلسلہ میں آپ کوئی مدد کر سکتے ہیں۔ کیا آپ نے اپنا نام حضور انور کی خدمت میں پیش کیا ہے؟

یہ صرف یاددہانی ہے

احیاء کھاتہ جات دفتر اوّل

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ ہدایت سب کو پہنچ چکی ہے کہ دفتر اوّل کے وہ چندہ دہندگان جن کے کھاتے بوجہ وفات بند ہوگئے تھے ان سب کا احیاء ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء تک بہرحال کیا جانا ہے۔ بدیں غرض متعلقہ کتابچہ اور انکی فہرست جن کے ورثاء/رشتہ داروں سے ابھی تک رابطہ نہیں ہو سکا تمام جماعتوں کو بھجوائی جا چکی ہے اس پر حسب ذیل کارروائی کا ارشاد ہے۔

(۱) پتہ کیا جائے ان میں سے کون زندہ ہیں اور کون فوت ہو چکے ہیں۔

(۲) جو زندہ ہیں اگر ان کا کھاتہ جاری نہیں تو کروایا جائے۔ اگر کسی اور شہر یا ملک جا چکے ہیں تو ان کا یا ان کے رشتہ داروں کے پتہ سے مرکز کو اطلاع کریں

(۳) ہر ذریعہ سے فوت شدگان کے ورثاء/رشتہ داروں کو تلاش کیا جائے بدیں غرض:۔

(i) تمام برانچز میں فہرستیں بھجوائی جائیں۔

(ii) اعلانات کروائے جائیں۔

(iii) بیوت الذکر اور مراکز کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کی جائیں۔

(۴) ملکی ہیڈ کوارٹر، بڑے شہروں اور ریجنز میں بڑی عمر کے احباب پر مشتمل کمیٹیاں بنائی جائیں جو فہرست سے گذر کر ضروری اطلاع مہیا کریں۔

(۵) کسی شخص کو اس کام کے لئے ذمہ دار قرار دیا جائے اور اسکے سپرد کریں

(۶) جن کے ورثاء/رشتہ دار آپ کے ملک/شہر میں ہوں انہیں تحریک کی جائے کہ فوری طور پر فوت شدہ چندہ دہندہ کے کوائف سے اطلاع دے کر ان بزرگوں کا کھاتہ زندہ کروائیں۔

(۷) جن کے ورثاء/رشتہ دار کسی اور ملک میں ہجرت کر گئے ہیں ان کے نئے مقام رہائش شہر ملک وغیرہ سے مرکز کو مطلع کریں۔

واضح ہو کہ (۱) بیرون پاکستان جو ہجرت کر گئے ہیں ان کے بارہ میں وکالت مال اوّل کے علاوہ وکالت مال ثانی کو بھی اطلاع دی جائے اور جو پاکستان میں ہیں ان کی اطلاع وکالت مال اوّل کو ہی دی جائے۔ (ب) جن وفات شدہ کا تعلق بیرون پاکستان سے ہے ان کے بارہ میں بھی وکالت مال ثانی کو اطلاع دی جائے۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

ماہ بماہ چندہ ادا کرنے سے
ایک ماہ میں دو ماہ کا بار نہیں
پڑتا ـــــ (ناظر مال) ـــ

صدقہ بلا کو ٹالتا ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضرورت ہے

گلشن احمد نرسری ربوہ کے لئے ایک تجربہ کار مالی کی ضرورت ہے جو سایہ دار درختوں۔ پھلدار پودوں اور پھولوں کو اُگانے۔ لگانے اور بڑھانے کا تجربہ رکھتا ہو۔ ہمہ اقسام کی نرسری تیار کرنے کی قابلیت ہو پیوند کاری اور گرافٹنگ وغیرہ کا ماہر ہو تاکہ ربوہ اور اردگرد کے علاقے میں دن بدن بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کیا جا سکے۔

الاؤنس اور مراعات حسب قواعد قابلیت اور تجربہ کو مدِنظر رکھتے ہوئے دی جائیں گی۔

مخلص احمدی دوست جو مرکز میں رہائش کے خواہشمند ہوں فوری اپنی درخواست معرفت مکرم امیر صاحب مقامی درج ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

(صدر تزئین کیمٹی - ربوہ)

امداد طلباء

نظارت تعلیم کے تحت ایک شعبہ "امداد طلبہ" کا شعبہ بھی ہے جو صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کا مشروط بآمد شعبہ ہے یہ بیسیوں غریب اور ہونہار بچوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

خاکسار کی احباب جماعت سے استدعا ہے کہ اس شعبہ میں عطیات اور صدقات کی رقوم بھیجیں تاہم اگر رقم صدقہ کی ہو تو اس بات کو معین کر دیں۔ یہ رقوم بذریعہ منی آرڈر بنک ڈرافٹ یا دستی بھی بھجوائی جاسکتی ہیں اور براہ راست نگران امداد طلبہ نظارتِ تعلیم کو یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد امداد طلبہ میں بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ مرکزیہ)

ناظمین اضلاع و زعماء اعلیٰ / زعما مجالس انصار اللہ کی توجہ کیلئے

جیساکہ پہلے بھی اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ یہ سال انتخابات کا سال ہے۔ زعماء مجالس کے انتخابات کی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں لیکن ابھی بہت سے انتخابات باقی ہیں۔ براہِ مہربانی اپنے ضلع کی تمام مجالس کے انتخابات مکمل کر کے مرکز میں اطلاع کریں۔ یہ انتخابات ۳۱ر جنوری تک مکمل ہو جانے چاہئیں۔ جن مجالس کے زعماء کی منظوری پہنچ چکی ہے۔ وہ فوری طور پر اپنی عاملہ کی فہرست بغرض منظوری صدر محترم کی خدمت میں بھجیں۔ ناظمین اضلاع و زعماء اعلیٰ بھی اپنی عاملہ کی فہرست بغرضِ منظوری صدر محترم کی خدمت میں بھیجیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

امراءِ اضلاع کی خدمت میں ضروری گزارش

تمام امراء کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان کے ضلع یا حلقہ میں کوئی ایسی جماعت ہے جہاں خطبہ نمبر نہ جاتا ہو تو دفتر الفضل کو جلد مطلع فرمائیں تا ایسی جماعت میں خطبہ نمبر کی ترسیل کا انتظام کیا جا سکے۔ (مینیجر الفضل)

تحریک وقفِ نَو میں شمولیت فرمائیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء میں فرمایا:

"وقف کی شدید ضرورت ہے کیونکہ آئندہ سو سالوں میں (دین حق۔ ناقل) نے حسن کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے۔ اس کیلئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں .... ہر طبقۂ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین چاہئیں ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں۔"

جن والدین کو اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے نوازا ہے۔ اُن سے درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تحت اپنے بچے وقفِ نَو میں پیش کریں

(وکیل الدیوان - تحریک جدید انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

نابینا احباب متوجّہ ہوں

ربوہ میں نابینا افراد کی فلاح و بہبود کے لیے "مجلس نابینا ربوہ" عرصہ دو سال سے قائم ہے۔ یہ مجلس نابینا احباب کی تعلیم، کاروبار وغیرہ کے لیے مشورہ دے سکتی ہے۔ اور مناسب رہنمائی کر سکتی ہے۔

درخواست ہے کہ نابینا احباب کے کوائف سے مجلس کو مطلع کیا جائے۔ اس کے صدر مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب ایم اے ہیں۔

(حافظ محمد ابراہیم - جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ)

"توبہ اور مغفرت سے انکار کرنا درحقیقت انسانی ترقیات کے دروازہ کو بند کرنا ہے" (حضرت اقدس)

فری کوچنگ کلاس

امسال مڈل کا امتحان دینے والے طلبہ کیلئے انگریزی کی فری کوچنگ کلاس روزانہ بعد نماز مغرب بیت اللطیف دارالعلوم وسطی ربوہ میں جاری ہے۔ امسال مڈل کا امتحان دینے والے ربوہ کے طلبہ اس کلاس سے استفادہ کریں۔

مہتمم امور طلباء
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد
کراچی
629443
پروپرائیٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز
سابق پارٹنر الرؤف جیولرز

٭ نرینہ اولاد سے محروم ٭ بے اولاد ٭ اٹھراء ٭ سوکھا ٭ گرمی ٭ گیس کا علاج کرنے والے
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۰۴۳۱-۷۴۸۴۴، ۷۶۴۹۷

برانچیں
- اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ
- چوک قلعہ کالروالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
- نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان
پوسٹ بکس نمبر ۴۹۸
فون نمبر ۲۶-۳۱-۰۶۱
خواتین کیلئے معائنہ کا بھی معقول انتظام ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور
دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

• ہمدردانہ مشورہ
• اور قابل اعتماد
اصولی علاج کیلئے

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
پوسٹ بکس نمبر ۶۰ فون نمبر ۶۳۴

مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں

ہر قسم کا مال خریدنے کیلئے
گلشن بیکری
پر تشریف لائیں۔ نزد ایوانِ محمود ربوہ

بے بی ٹانک
Baby Tonic
پیکنگ ۹۰ ٹیبلٹس
قیمت ۸/ روپے
علاوہ ڈاک خرچ

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: سیلز آفس: ۷۷۱
کلینک: ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷

فون ۹۰۵
خارش خشک ہو یا تر صرف تین یوم میں آرام
نصرت دواخانہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، مرض اٹھراء کی شکار دکھیا عورتوں کے لیے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان

ہیڈ آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس ۲۲۲
فون: ۳۹۹۷

حکیم نظام جان صاحب کے فرزند حکیم انوار احمد جان
• ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو کوٹھی ۱ دار العلوم عربی ربوہ
• ہر ماہ کی ۸ تاریخ کو بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین
• ہر ماہ کی ۱۲ تا ۱۸ تاریخ کو ۲۔ بی روڈ شیش محل بس سٹاپ بالمقابل سندھی ہوٹل (یو بی ایل کے اوپر) لیاقت آباد ۱۰ کراچی ۱۹
اور
• ہر ماہ کی ۲۵ تا ۲۸ تاریخ کو چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ ملتان میں مطب فرماتے ہیں

ہر جگہ خواتین کیلئے معائنہ کا انتظام ہے

مینجر: دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ
فون ۵۵۸

A COMPLETE RANGE OF DEEP FREEZERS

UNIVERSAL FREEZERS

▲ Ice Cream Cabinet.
▲ Yogurt Freezers
▲ Bottle Freezers
▲ Deep Freezers

UNIVERSAL

Universal Appliances

P. O. Box 1400 Lahore Ph : 323751 Telex : 44912 TEKNO PK

ڈیلرز ربوہ: بھائی بھائی ٹریڈرز بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

ہر گھر کی پسند
سویاں رحمت
تیار کردہ: نعمت کرامت گول صابن والا
فون: پی پی ۲۳۲۵۸ فیصل آباد

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
(حکومت پنجاب سے منظور شدہ)
• مجید بلاک کی خریداری کیلئے ہم سے رجوع کریں
• ہمیں دار الصدر، دار الرحمت اور ناصر آباد میں خالی پلاٹ فوری طور پر درکار ہیں فروخت کرنے کے خواہشمند ہم سے رابطہ کریں • زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے ربوہ کا سب سے پہلا اور با اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ ربوہ
فون دفتر: ۵۳۵

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ بارعایت خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ لاہور
فون ۶۳۸۴۹ / ۵۲۶۶۷
رہائش: سی۔ ۱۰۹ ماڈل ٹاؤن ۸۵۸۹۱۱
پروپرائیٹر: ملک عبد اللطیف ستکوہی